© rasailojaraid.com

یہہ تو اور ترکی کی صاحب ہیں+ اس سے صاف اور بدیہی نتیجہ نکلا کہ حضرت سلطان ہندو مسلمانون کے (ہند کے ہون خواہ عرب یا ٹرکی کے) امام اور خلیفہ اور بحسب محاورہ قدیمہ امیر نہین ہو سکتے وہو المدعا ۔

ہمارے اس بیان سے ہمارا **مُدعا** (جسکا اثبات ہمکو حصہ دوم مین پیش نظر تھا) تو ثابت ہوا مگر اس سے کئے اور **سوالات** اور **خیالات** (یا یون کہو کہ تشویشات) مسلمانون مین پیدا ہونگے ۔ لہذا اُن سوالات و خیالات کو نقل کرکے اُن کے **جوابات** قلمبند کرنا واجب ہوا سو عمل مین آتا ہے ۔

سوال اول ۔ سلطان روم مسلمانون کے خلیفہ نہین تو پھر کون ہین؟ اور مسلمانان ہند سے انکی نسبت کیا ہے ۔

جواب جناب ممدوح سلطان ہین بادشاہ ہین بحسب محاورہ جدید امیر ہین رئیس ہین ۔ بجز خلیفہ (یا امام یا امیر المومنین بحسب محاورہ قدیمہ) جو کچھ کہو سو ہین

+ ارطغرل کے بیٹے سلیمان کے پوتے ۔

شجرہ نسب حضرت سلطان عبد الحمید خان خلد اللہ ملکہ تا سلیمان مذکور تک حسب تفصیل ذیل ہے

سلطان عبد الحمید (ثانی) بن محمود (ثانی) بن عبد الحمید (اول) بن احمد (ثالث) بن محمد (رابع) بن ابراہیم بن احمد (اول) بن محمد (ثالث) بن مراد (ثالث) بن سلیم (ثانی) بن سلیمان (ثانی) بن سلیم (اول) بن بایزید (ثانی) بن محمد (ثانی) بن مراد (ثانی) بن محمد (اول) بن بایزید (اول) یلدرم بن مراد (اول) بن ارخان بن عثمان (اول) جو سلاطین ترکیہ کا پہلا بادشاہ ہے جسکی طرف سلطنت عثمانیہ منسوب ہے) بن ارطغرل بن سلیمان (یہہ شخص صحراء ارمینیہ کا رہنے والا تہا رفتہ رفتہ سپہ سالار علاؤ الدین سلجوقی ہوا ۶۲۸ھ مین نہر فرات مین غرق ہوکر وہین مدفون ہوا ۔

(دیکھو **نظم الممالک** مصنفین اسلام وغیرہ)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مگر اپنی ہی حدود سلطنت مین اور اپنی ہی رعایا کی نسبت۔ مسلمانان ہند سے انکو کوئی خاص نسبت (جو حاکم و محکوم مین ہوا کرتی ہے) نہین ہے۔ ان سے انکو وہی نسبت ہے جو ان سے امیر کابل یا امیر بخارا وغیرہ اسلامی رئیسون کو ہے۔ یعنی اخوت اسلامی اور اتحاد قومی جس سے انکو ایک گونہ فخر ہے اور اسکے لوازم و احکام ہم اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۲ مین بضمن امر ہفتم منجملہ امور تمہیدی بیان کر چکے ہین۔ اس سے بڑھکر جیسکہ امیر کابل یا امیر بخارا کو کوئی نسبت (وجوب اطاعت وغیرہ) مسلمانان ہند سے نہین سمجھے جاتے ایسی ہی سلطان روم سے نہین ہے۔

اگر کسی کو یہہ شبہہ پیدا ہو کہ سلطان روم اور امیر کابل وغیرہ مین یہہ فرق ہے کہ سلطان المعظم پرانی اسلامی گدی اور قدیمی تخت خلافت شاہی پر (جو زمانہ صحابہ سے چلی آتی ہے) جانشین ہین لہذا انکا حق اطاعت تمام مسلمانون پر وہی ہونا چاہئے جو اس خلافت کا حق ہے تو اسکا جواب یہہ ہے کہ کسی جگہہ پر بلا استحقاق و بلا تحقق شروط بیٹھہ جانے سے اُس جگہہ کے حقوق کا استحقاق ثابت نہین ہوتا لہذا تخت خلافت پر بیٹھہ جانے سے کوئی شخص خلیفہ نہین ہو سکتا اور نہ وہ اس حق اطاعت کا (جو خلفاء کا حق ہے) مستحق ہو جاتا ہے۔ (خدا نخواستہ باشد) اس تخت خلافت پر کوئی اقوام غیر سے بیٹھہ جاوے (جیسا کہ بعض حصص سلطنت قدیمی اسلامی پر یوروپ کے اقوام روس وغیرہ قابض ہو گئے ہین) تو کیا وہ بھی خلیفہ ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہین۔

اگر کہو وہ شرط اسلام کی فوت ہونیکے سبب خلیفہ نہین ہو سکتا تو کہا جائیگا کہ سلطان روم شرط قرشیت کے فوت ہونیکے سبب خلیفہ نہین ہو سکتے۔

سوال دوم جناب سلطان المعظم مسلمانون کے خلیفہ نہین تو پھر اور کون اُن کا خلیفہ ہے۔

جواب ہمکو تو مسلمانون کا کوئی خلیفہ اسوقت نظر نہین آتا اور کسیکو عرب و عجم مین

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(بلحاظ شروط خلافت) خلیفہ نہین کہا جا سکتا۔

عرصہ تقریباً ۱۸ سال سے ہمکو اس امر سے تفحص رہا ہے ہمکو کسی شخص کا شروط خلافت کے موافق خلیفہ ہونا ثابت و محقق نہین ہوا۔ اِس مقام مین ہم ان شروط کی تفصیل کو اجنبی سمجھتے ہین جنکو ہمارا بیان سنکر تعجب پیدا ہو اُنکی خدمت مین ہماری یہی التماس ہے کہ وہ کتب کلامیہ وغیرہ مجلدات اسلامیہ مین اُن شرطون کی تفصیل ملاحظہ فرماکر ہماری تفحص و خیال کے نسبت جو کہنا ہو سو کہین۔

سوال سوم۔ اِس صورت مین اِس اُمت محمدیہ کا جس نے نصب امام (جو اہلسنت کے نزدیک اِن کے ذمہ پر واجب تہا) ترک کیا کیا حال ؟ اور اُن (۲) احادیث کا جنمین یہہ ذکر ہے کہ جسکی گردن مین امام کی بیعت نہین وہ اُسی حالت مین مرے تو کفار کی موت مرتا ہے۔ کیا جواب ؟ اور اُن (۳) احادیث سابق الذکر کا جنمین یہہ بیان ہے کہ جبتک دُنیا مین دو آدمی رہین گے خلافت قریش کے لئے رہیگی کیا مطلب ؟

من مات وليس في عنقه بيعة مات ميتة جاهلية
مسلم ص ۱۲۸ جلد ۲

جواب یہہ امت مرحومہ اِس حالت موجودہ مین معذور ہے اور اِس ترک واجب مین بے قصور ہے اِسپر گناہ یا قصور کا الزام تب عاید ہوتا جبکہ بالاختیار و بلا اضطرار اس سے یہہ واجب ترک ہوتا۔

(۲) اور وہ احادیث جنمین کسی امام کی بیعت نہ کرنے پر وعید وارد ہے اِسی حالت کا حکم بتاتی ہین جبکہ امام موجود ہو اور کوئی مسلمان اُسکی بیعت سے قاصر رہے امام موجود نہو تو نہ اس حدیث کا حکم و مفہوم متحقق ہو سکتا ہے اور نہ کوئی مسلمان اِسکا مورد و مصداق بن سکتا ہے

(۳) اور اُن احادیث کا جنمین ہمیشہ کے لئے قریش کا خلیفہ ہونا بیان ہوا ہے مطلب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مطلب یہہ ہے کہ استحقاق خلافت قریش ہی کے لئے ہے چنانچہ ان احادیث کے ترجمہ مین
ہم اس مطلب کو ادا کر چکے مین ان کا یہہ مطلب نہین ہے کہ قریش کی خلافت ہمیشہ قائم
و مستمر رہیگی وہ احادیث گو لفظاً اخبار ہین مگر معنی انشا ہین اور خلافت کا محل اور حکم
بتاتی ہین۔ ہمارے اس جواب کے ہر ایک فقرہ پر علماء متقدمین محدثین و متکلمین کے
کلام مین شہادت موجود ہے۔

علامہ تفتازانی شرح مقاصد مین فرماتے ہین اگر کوئی اعتراض کرے کہ امام مقرر

فان قیل لو وجب نصب الامام لزم اطباق
الامة فی اکثر الاعصار علی ترک الواجب
لانتفاء الامام المتصف بما یجب من الصفات
سیما بعد انقضاء الدولة العباسیة ولقوله علیه السلام
الخلافة بعدی ثلثون سنة ثم یصیر ملکا
عضوضا وقد تم ذلک بخلافة علی فمعاویة
ومن بعده ملوک وامراء لا ائمة و خلفاء
واللازم منتفٍ لان ترک الواجب معصیة و
ضلالة والامة لا تجتمع علی الضلالة قلنا
انما یلزم الضلالة لو ترکوه عن قدرة و
اختیار لا عجز و اضطرار (شرح مقاصد)

کرنا امت کے ذمہ پر واجب ہو تو اس سے
امت محمدیہ کا تارک واجب ہونا ثابت ہوتا
ہے کیونکہ امام واجبی صفات سے موصوف
مدت سے خصوصاً دولت عباسیہ کے گذر جانیکے
بعد مفقود ہے اور ایک حدیث مین آیا ہے
کہ خلافت میرے بعد تیس ہی برس ہوگی پھر
بادشاہت ہو جائیگی جو لوگون کو کاٹیگی
سو حضرت علی کی خلافت سے پوری ہو گئی
معاویہ اور جو ان کے بعد ہوئے بادشاہ ہوئے
نہ خلفا۔ اور یہہ امر (امت کا تارک واجب ہونا)
ہو نہین سکتا کیونکہ ترک واجب گناہ
ہے اور یہہ امت گناہ پر متفق نہین ہوتی۔ تو اسکا جواب یہہ ہے کہ ترک واجب مین گناہ تب
ہو جبکہ اُسکو اختیاراً ترک کرین نہ اس صورت مین کہ عجز و اضطرار سے ترک کرین
اس کلام مین علامہ تفتازانی کے تیس برس تک خلافت رہنے کا جواب

والجواب عن هذا ان المراد فی حدیث

ادا نہ ہوا۔ اسکا جواب امام نووی وغیرہ علماء نے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الخلافة ثلثون سنة خلافة النبوة وقد جاء مفسرا في بعض الروايات خلافة النبوة بعدي ثلثون سنة (شرح مسلم نووی)

یہہ دیا ہے کہ خلافت نبوت تیس برس تک ہے چنانچہ بعض روایات مین صاف آچکا ہے کہ میرے بعد خلافت نبوت تیس برس تک ہوگی

یعنی عام خلافت کی یہہ حد بیان نہین ہوئی تاکہ اور احادیث مجوزہ عموم خلافت کے مخالف ہون

عمدۃ القاری اور فتح الباری شروح صحیح بخاری مین لکھا ہے کہ امام قرطبی نے

قال القرطبي هذا الحديث خبر عن المشروعية اي لا ينعقد الامام الكبرى الا لقريش مهما وجد منهم احد فكانه خرج الى انه خبر بمعنى الامر (عینی و فتح الباری)

فرمایا ہے کہ آنحضرت کا یہہ قول کہ خلافت قریش مین رہیگی خلافت کے حکم شرعی کا بیان ہے کہ بجز قریش خلافت کسی کے لئے صحیح نہ ہوگی جبتک کہ کوئی ایک ان مین سے موجود رہیگا انکی اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس خبر کے معنی امر ہونکیطرف مایل ہوے ہین۔ ایسا ہی **نواب** صاحب بھوپال نے **عون الباری** شرح صحیح بخاری مین فرمایا ہے۔

سوال۔ اس جواب پر علماء کی شہادت تو معلوم ہوئی کہین کتاب یا سنت مین بھی اسبات پر ایسی صریح شہادت پائی جاتی ہے کہ بحالت عجز و اضطرار بلا بیعت دا امام رہنا جائز یا ممکن ہے۔

جواب اہلسنت وجماعت کے لئے تو ایسی شہادت کتاب صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہ مین موجود ہے شیعہ اسکو مانین خواہ نہ مانین

صحیح بخاری مین ایک باب مقرر کیا ہے جسکا عنوان یہہ ہے کیا حال جب مسلمانون کی جماعت نہ ہے

باب كيف الامر اذا لم تكن جماعة۔ حدثنا محمد بن المثنى قال حدثنا الوليد بن مسلم قال حدثنا ابن جابر قال حدثني

جماعت نہ ہے پھر اس باب مین حذیفہ سے یہہ حدیث روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا ہے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھلائی کا حال پوچھتے

© rasailojaraid.com

بُسر بن عبیداللہ الحضرمی انہ سمع ابا ادریس الخولانی انہ سمع حذیفہ بن الیمان یقول کان الناس یسئلون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الخیر وکنت اسالہ عن الشر مخافۃ ان یدرکنی فقلت یا رسول اللہ صلعم انا کنا فی جاھلیۃ وشر فجاءنا اللہ بھذا الخیر فھل بعد ھذا الخیر من شر قال نعم قلت وھل بعد ذلک الشر من خیر قال نعم وفیہ دخن قلت وما دخنہ قال قوم یھدون بغیر ھدیی تعرف منھم وتنکر قلت فھل بعد ذلک الخیر من شر قال نعم دعاۃ علی ابواب جھنم من اجابھم الیھا قذفوہ فیھا قلت یا رسول اللہ صفھم لنا قال ھم من جلدتنا ویتکلمون بالسنتنا قلت فما تامرنی ان ادرکنی ذلک قال تلزم جماعۃ المسلمین وامامھم قلت فان لم یکن لھم جماعۃ ولا امام قال فاعتزل تلک الفرق کلھا ولو ان تعض باصل شجرۃ حتی یدرکک الموت وانت علی ذلک (صحیح بخاری ص۱۰۴۹ صحیح مسلم ص۱۲۷ وغیرھا) +

تھے میں آپ سے بُرائی کا حال پوچھتا رہتا اِس ڈر کے مارے کہ وہ برائی مجھ پر نہ آ لگے مینے پوچھا یا رسول اللہ ہم ایک زمانہ جاہلیت (کفر) اور برائی میں تھے پھر خدا تعالے یہہ خیر (اسلام) لایا اِس خیر کے بعد بھی برائی آنیوالی ہے؟ آنحضرت نے فرمایا ہان مینے عرض کیا اس بُرائی کے بعد بھی خیر آئیگی آپنے فرمایا ہان پر اسمین دُھندلاپن ہوگا۔ مینے عرض کیا وہ کیا۔ آپنے فرمایا ایسی قوم پیدا ہوگی جو میرے راہ کے بغیر اور راہ چلیگی۔ انہین تم اچھے باتین بھی پاؤگے بُری بھی۔ مینے عرض کیا اس خیر کے بعد بھی بُرائی ہوگی آپنے فرمایا ہان دوزخ کے دروازے پر بلانے والے لوگ ہونگے جس نے انکا کہنا مانا اُسکو وہ جہنم مین پھینک دینگے۔ مینے عرض کیا یا رسول اللہ آپ انکا کچھ حال بیان فرماوین آپنے کہا وہ ہم مین سے ہی ہونگے اور ہماری ہی بولی بولین گے (یعنی کلمۃ الاسلام کہین گے) مینے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا حکم دیتے ہین اگر مجھ پر وہ دن آئے آپنے فرمایا تم مسلمانون کی جماعت اور امام کے ساتھ رہنا۔ مینے عرض کیا اگر کوئی جماعت اور امام نہ ہو تو

+ سنن ابن ماجہ ص

© rasailojaraid.com

آپ نے فرمایا کہ پھر سب فرقون سے کنارہ ہوجائیو اگرچہ درخت کی جڑ دانت سے کاٹی (یعنے کہانیکے لئے بجز درخت کچھہ نہ ملے) اسی پر رہیو یہان تک کہ تجھے موت آپہنچے۔

اس حدیث کو دیکھکر **اہلسنت** کو تو ہمارے جواب کی تسلیم مین کوئی عذر نہ ہوگا اور انکو اپنی موجودہ حالت بلا بیعت و بلا امام پر کسی وجہ سے نقصان ایمان یا معصیت کا **خوف** نرہیگا۔ **اہل تشیع** کے لئے) جو اس حدیث کو شاید نہین مانتے وہ مشکل باقی رہی اس مشکل کے دور کرنیکے لئے جو انہون نے یہہ تجویز کر رکہا ہے کہ ہمارا امام (مہدی صاحب العصر) زندہ موجود ہے جو شہر سُرَّ مَن رائی مین بخوف اعدا زمین مین غائب ہے پر انہون نے یہہ خیال نکیا کہ ایسے امام کے (جو سالہا سال سے زمین مین پوشیدہ ہے) ہونے سے فایدہ ہی کیا۔ اس مسئلہ مین اہلسنت انکو سخت الزام دیتے ہین اور ان کے مقابلہ مین انہون نے اپنی کتب عقاید مین یہہ مسئلہ داخل کیا ہے۔ "الامام لایکون مختفیاً" کہ امام وقت چھپا نہین رہسکتا۔ ان مباحث کی تفصیل پرانی کتب کلامیہ فریقین مین موجود ہے ہم انکی تفصیل نہین کرسکتے۔ ہمارا مدعا اس بیان سے یہہ ہے کہ ہم اپنے اصول مذہب اہلسنت کے مطابق اس الزام سے کہ تمہارا کوئی خلیفہ و امام نہین بری ہین۔ ان سوالات و جوابات سے امید ہے ناظرین کے اکثر تشویشات دور ہونگے اور جو سوال یا تشویش کسیکی باقی رہی وہ پرائیویٹ طور پر بذریعہ خط ہمکو اس سے آگاہ کرے ہم بلا اظہار اُسکے نام کی اسی رسالہ مین اس تشویش کا ازالہ کرینگے وباللہ التوفیق

یہہ سوال و جواب پولٹیکل اعیان برٹش گورنمنٹ کے توجہ کے بہی لایق ہین ان سے اُنکے مسلمانون کے نسبت بہت سی توہمات اور بے اصل خیالات دور ہوسکتے ہین ازانجملہ ایک یہہ خیال کہ مسلمان خصوصاً اہلحدیث ہر وقت جہاد کے منتظر ہین ایک اسی فقرہ سے دور ہوتا ہے کہ انہین اسوقت کوئی امام ہی نہین (جو جہاد کے لئے بحکم اس حدیث کے کہ

الامام جنۃ یقاتل من ورائہ ویتقی بہ (بخاری صفحہ ۴۱۲ مسلم صفحہ ۱۲۷ جلد ۲)	امام ڈہال ہے اسکی آڑ مین مسلمان لڑین اور اس سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بچاؤ دلیل ایک شرط ہے۔ پھر وہ بلا امام مذہبی جہاد کیونکر کر سکتے ہین اور شروط جہاد نو دکنار رہین۔ اتنا اس بحث کو ختم کرتے ہین اور ناظرین سے توجہ انصاف کے ملتجی ہین گو ہم کو اپنے قوم و معاصرین سے توجہ و انصاف کی امید کم ہے بلکہ یہہ خوف ہی کہ پارسا و متقی لوگ ہمپر دنیا داری کا حکم لگا دینگے۔ جنٹلمین اور مہذبین بدخواہ قوم و مخالف مدرسہ علیگڈہ قرار دینگے۔ ہمارے ملکی و مذہبی ریفارمر ہمپر توہین سلطانی کا فتوی لگادین وعلی ہذا القیاس۔ مگر ہمکو اس خوف سے اپنے نیک خیال کے (جسکو ہم نیک سمجھتے ہین) اظہار سے رکنا نہین چاہئے کوئی سنے خواہ نہ سنے ہم کہنے سے نہ ٹلین گے۔ اب نہین تو کوئی آیندہ ہی سنیگا۔

فقل ما یفیض الوقت من غیر سامع
ففی الدہر من یرجی لہ الفوز ظافرا

© rasailojaraid.com